مولانا عبدالغفار حسن

شاہ جی کی صدارت میں مولانا آزاد کی ایک یادگار تقریر

شیخ محمد صدیق سیالکوٹی تقسیم ہند کے وقت تک کلکتہ میں عینکوں کے بڑے تاجر تھے۔ مولانا آزاد سے بہت زیادہ ذہنی لگاؤ رکھتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ جمعیت تبلیغ اہلحدیث کلکتہ کا سالانہ جلسہ ہو رہا تھا۔ چنیوٹ کے سوداگران کلکتے میں بڑی تعداد میں پائے جاتے تھے۔ ان کا اصرار تھا کہ مولانا ابوالکلام آزاد اور مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کو اس جلسہ میں ضرور بلایا جائے جلسہ کے صدر مولانا ابراہیم سیالکوٹی تھے۔ اس زمانہ میں کانگریس اور مسلم لیگ کے درمیان کشمکش شروع ہو چکی تھی۔ جلسے کے منتظمین میں سے جن کا میلان مسلم لیگ کی طرف تھا۔ ان کی خواہش تھی کہ مولانا ابوالکلام آزاد تقریر نہ کر سکیں لیکن جو لوگ مولانا آزاد کے عقیدت مند تھے ان کا اصرار تھا کہ مولانا کی تقریر لازماً ہو۔ چنانچہ ان کے نام کا اعلان ہو گیا کہ ہفتے کی شام کو چار بجے مولانا آزاد تبلیغ کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔" مولانا آزاد بروقت جلسہ گاہ میں پہنچ گئے۔ لوگوں کا بڑا ہجوم تھا۔ حاضری بے پناہ تھی کیونکہ ایک طویل عرصے کے بعد مولانا آزاد کی تقریر سننے کا موقع مل رہا تھا۔ دوسری طرف یہ ہوا کہ صدر جلسہ کو چائے پلانے کے بہانے راستے میں روک لیا گیا۔ اس طرح جلسہ بروقت شروع نہ ہو سکا۔ اس انتظار میں آدھ گھنٹہ گزر گیا۔ اس دوران کسی نے مولانا آزاد سے دریافت کیا کہ مولانا آپ کا مزاج کیسا ہے؟ کچھ طبیعت ناساز معلوم ہوتی ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں میرے بھائی کوئی نہ کوئی تکلیف تو انسان کو رہتی ہے۔ اس پر ایک شخص نے کہا کہ آپ آج تقریر کرنے کے لئے طیار نہیں ہیں۔ اس سوال کے جواب کے فوراً بعد اعلان کر دیا گیا کہ مولانا آج تقریر کرنے کے لئے طیار نہیں ہیں اس لئے دوسرے مولانا صاحب تقریر فرمائیں گے۔ اس طرح وہ لوگ کامیاب ہو گئے۔ جو محض سیاسی اختلاف کی بنیاد پر، مولانا آزاد کی خالص دینی تقریر بھی سننے کے لئے تیار نہ تھے۔ لیکن اس اعلان کے فوراً بعد مولانا کے عقیدت مندوں میں سے ایک نے اعلان کیا کہ مولانا کی تقریر کل اتوار کے روز دو بجے ہو گی۔ خدا کا کرنا یہ ہوا کہ اتوار کے دن عام تعطیل تھی۔ پہلے دن سے زیادہ مجمع ہو گیا۔ اور ہجوم بڑھتا ہی گیا۔ مولانا اپنی عادت کے مطابق بروقت پہنچ گئے۔ آج بھی مخالفین نے وہ کھیل کھیلنا شروع کیا اور صدر جلسہ کو کسی بہانے راستہ میں روک لیا۔ جب دس منٹ کی تاخیر ہو گئی تو مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری جوش میں آ گئے اور انہوں نے اسٹیج پر آ کر حاضرین سے کہا کہ حضرات کل والا ڈرامہ آج پھر کھیلا جا رہا ہے۔ صدر جلسہ کو آج بھی روک لیا گیا ہے، لیکن مولانا ابوالکلام آزاد تشریف لے آئے ہیں آپ لوگوں کا کیا خیال ہے؟ میں صدارت کے لئے کوئی دوسرا نام پیش کروں؟ چاروں طرف سے زور زور سے آوازیں آئیں ضرور ضرور۔ اس کے بعد شاہ جی نے فرمایا کہ صدارت کے لئے میں اپنا نام پیش کرتا ہوں۔ منظور ہے؟ لوگوں نے کہا۔ منظور ہے، منظور ہے۔" شاہ جی کرسی صدارت پر بیٹھ گئے اور کہا مولانا آزاد سے